OPEN ACCESS: "*EPISTEMOLOGY*"
eISSN: 2663-5828;pISSN: 2519-6480
Vol.9 Issue 10 December 2021

فساداور فتنہ کا مختلف جرائم پر اطلاق-حدیث نبوی کے تناظر میں

THE APPLICATION OF CORRUPTION AND SEDITION TO VARIOUS CRIMES - IN THE CONTEXT OF THE PROPHETIC HADITH

Muhammad Iqbal
Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies, University of Engineering and Technology, Lahore.

Dr. Muhammad Zahid Latif
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Engineering and Technology, Lahore.

Abstract: Fasad literally means mischief, while disobedience to God is termed as corruption. The literal meaning of fitna is trial and termly anything that changes a person's thoughts and ideas is called fitna. In all the popular books of hadiths, the muhaddithin have combined all the hadiths and traditions in which the words of corruption and fitna are used by establishing the title of "Abwab-ul-Fitn" or "Kitab-ul-Fitn". The Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) informed the ummah of the situation and events leading up to the Day of Resurrection and informed them of the possible dangers and fears. In the same way, the Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) warned the ummah in advance of the tribulations that would appear near the Day of Resurrection or the ways in which the ummah could be misled. In the present article, the application of mischief and sedition to various crimes has been analyzed in the context of Hadith.

Key Words: corruption, fitna, crime, tradition, application.

فساد کا لغوی معنیٰ ہے خرابی یا بگاڑ۔اصطلاحاً اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کو فساد سے موسوم کیا جاتا ہے۔فتنہ کا لغوی معنیٰ ہے آزمائش اور اصطلاحی طور پر ہر وہ چیز جو آدمی کے افکار و نظریات کو بدل ڈالے اسے فتنہ کہتے ہیں۔احادیث کی تمام متداول کتب میں حضرات محدثینؒ نے ''ابواب الفتن'' یا ''کتاب الفتن'' کا عنوان قائم کر کے ایسی تمام احادیث اور روایات کو یکجا کر دیا ہے جن میں فساد اور فتنہ کے الفاظ مستعمل ہیں۔آنحضرت ﷺ نے بارگاہِ الٰہی سے اطلاع پا کر قیامت تک پیش آنے والے حالات و واقعات کی امت کو اطلاع دے دی ہے اور انہیں ممکنہ خطرات و اندیشوں سے آگاہ فرما دیا ہے۔اسی طرح قربِ قیامت میں جو جو فتنے ظہور پذیر ہوں گے یا جن جن طریقوں سے امت کو گمراہ کیا جا سکتا ہے، آپ ﷺ نے ان کی پیشگی اطلاع دے کر امت کو ان سے بچنے کی تلقین فرمائی۔زیر نظر آرٹیکل میں حدیث کے تناظر میں فساد اور فتنہ کا مختلف جرائم پر اطلاق کا تحقیقی تجزیہ کیا گیا ہے۔

فساد فی الارض کی اصطلاح کا استعمال قرآن کریم میں ہوا ہے لیکن فساد فی الارض کی اصطلاح کا استعمال حدیث کی کتب میں کہیں بھی نہیں ہوا صرف فتنہ اور فساد کے الفاظ مختلف احادیث میں آئے ہیں جو فساد فی الارض کی وضاحت کرتے ہیں اور آقا علیہ السلام نے مختلف احادیث مبارکہ میں اپنے صحابہ کرام کو مختلف فتنوں کے متعلق پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا جن میں سے کچھ صحابہ کرام نے اپنی زندگی میں دیکھ لیے اور کئی فتنے بعد میں رونما ہوئے اور کچھ فتنے قیامت سے پہلے ظاہر ہوں گے جن کی پیش گوئی آپ ﷺ نے فرمائی تھی۔

اہل لغت کی وضاحت سے معلوم ہوتا ہے کہ فساد اور فتنہ کے الفاظ ہم معنیٰ ہیں جیسا کہ اردو ادب میں فساد بدعنوانی، تباہی، خرابی، بگاڑ، شرارت اور لڑائی کرنے کا نام ہے اہل لغت کے مطابق عربی ادب میں لغوی اعتبار سے لفظ فساد اصلاح کی ضد ہے اور اس کا معنیٰ خراب کرنا، بگاڑنا، ظلم کرنا، لڑائی کرنا، قطع تعلقی کرنا، بدعنوانی کرنا ہے اور اس وضاحت سے فساد کی یہ تعریف بنتی ہے کہ اگر آدمی کا تعلق اللہ تعالیٰ، دوسری مخلوق خدا، اپنے ساتھ اور دنیاوی معاملات میں اسلامی تعلیمات کے مطابق نہیں ہے تو اس کا نام فساد ہے بالفاظ دیگر اسلامی تعلیمات اور قانون خداوندی کی نافرمانی کا نام فساد ہے۔ جیسا کہ قاموس المحیط میں فساد کے متعلق لکھا ہے کہ:

فساد کا مادہ ف۔س۔د ہے اور لغوی اعتبار سے فَسَد۔يفسد كضرب،يضرب وفسد يفسد كنصر،ينصر فسدا وفسادا وفسودا فهو فاسد ضد صلح و تفاسد القوم اى تدابروا قطعواالارحام

والاستفساد خلاف الاستصلاح۔[1] ترجمہ: فسد، یفسد باب ضرب، یضرب اورفسد، یفسد باب نصر ینصر سے ہے جو اصلاح کی ضد ہے اور قومنے فساد کیا یعنی جھگڑا کیا اور رشتہ داروں سے قطع تعلقی کی اور استفساد استصلاح کی ضد ہے۔

لفظ فساد اصلاح کی ضد ہے جس کا معنی قطع تعلقی اور لڑائی کرنا ہے۔

اسی طرح الصحاح تاج اللغۃ میں فساد کی یہ تشریح ہے:

فسد الشیء فسد، یفسدفسادا فھو فاسد، الاستفساد خلاف الاستصلاح، والمفسدة خلاف المصلحة ۔[2]

چیز خراب ہو گئی، باب فسد یفسد سے فساد ہے، الاستصلاح کی ضد الاستفساد ہے، اور المفسدۃ المصلحۃ کی ضد ہے۔

فساد کا معنٰی خراب ہونا ہے اور الاستصلاح کے مقابلے میں الاستفساد ہے اور المفسدۃ المصلحۃ کی ضد ہے۔

فتنہ بھی عربی زبان کا لفظ ہے جس کی جمع فتنے فتنہ کا معنی فساد، ابتلاء/امتحان، انسان کا اچھی حالت سے بری حالت میں آنا، کسی کی طرف میلان اور خود پسندی فتنے کے مفہوم میں شامل ہے۔

معجم الوسیط میں فتنہ کی یہ تشریح ہے:

الاختبار بالنار، والابتلاء، الاعجاب بالشیء والاستھتاربه، الاضطراب و بلبلةالافكار، والعذاب۔[3]

آگ کی آزمائش، مصیبت، خود پسندی و حقارت، ہنگامہ آرائی، افکار کی تبدیلی اور عذاب کا نام فتنہ ہے۔

مفردات القرآن میں امام راغب اصفہانی اس طرح رقم طراز ہیں: اصل الفتن: ادخال الذهب النار لتظهر جودته من رداءته۔[4]

فتنہ کا مادہ فَتَن ہے اس کے لغوی معنی ہیں سونے کو آگ میں تپا کر کھرا کھوٹا معلوم کرنا۔

لسان العرب میں فتنہ کی وضاحت اس طرح ہے

الفتنة: الضلال، الاثم، الجنون، الكفر، القتل، الفضيحة، الاحراق، الوسواس، الامتحان، الاختبار۔ الفاتن: المضل عن الحق، المميلة عن الحق، الشيطان لانه يضل العباد، الفتان: الشيطان الذى يفتن الناس بخداعه و غروره و تزيينه المعاصى۔[5]

فتنہ کا معنی: گمراہی، گناہ، پاگل پن، کفر، قتل، سکینڈل، جلنا، وسوسہ ڈالنا، جنون، امتحان، آزمائش ہے۔ الفاتن: وہ جو حق سے گمراہ کرتا ہے، سچ سے دھوکہ دینے والا، شیطان اس لیے کہ وہ لوگوں کو گمراہ کرتا ہے، الفتان: وہ شیطان جو لوگوں کو اپنے دھوکے اور تکبر سے آزماتا ہے اور اسے نافرمانی سے مزین کرتا ہے۔

اہل لغت کی وضاحت سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ فتنہ کے معنی آزمائش، امتحان، آفت، دنگا فساد، ہنگامہ، دُکھ دینا، افکار کی تبدیلی، عذاب دینا اور حق سے گمراہ کرنا کے ہیں۔

دراصل فتنہ بھی آدمی کو صحیح راستے سے ہٹا کر غلط راستے کی طرف لے جاتا ہے جس سے آدمی کے افکار و نظریات بدل جاتے ہیں اور ان عقائد و نظریات کی تبدیلی کا نام فساد ہے۔

جیسا کہ آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ:

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: وَأَهْوَى بِإِصْبَعَيْهِ إِلَى أُذُنَيْهِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: الْحَلَالُ بَيِّنٌ، وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ، كَالرَّاعِي حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ فِيهِ، أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، أَلَا وَإِنَّ حِمَى اللَّهِ مَحَارِمُهُ، أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً، إِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ۔[6]

میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کو منبر پر یہ کہتے سنا، اور انہوں نے اپنی دو انگلیوں سے اپنے کانوں کی طرف اشارہ کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: حلال واضح ہے، اور حرام بھی، ان کے درمیان بعض چیزیں مشتبہ ہیں جنہیں بہت سے لوگ نہیں جان پاتے (کہ حلال ہے یا حرام) جو ان مشتبہ چیزوں سے بچے، اس نے اپنے دین اور اپنی عزت و آبرو کو بچا لیا، اور جو شبہات میں پڑ گیا، وہ ایک دن حرام میں بھی پڑ جائے گا، جیسا کہ چرا گاہ کے قریب جانور چرانے والا اس بات کے قریب ہوتا ہے کہ اس کا جانور اس چراگاہ میں بھی چرنے لگ جائے، خبردار! ہر بادشاہ کی ایک مخصوص چراگاہ ہوتی ہے، اور اللہ کی چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں، آگاہ رہو! بدن میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے، جب تک وہ صحیح رہتا ہے تو پورا جسم صحیح رہتا ہے، اور جب وہ بگڑ جاتا ہے، تو سارا جسم بگڑ جاتا ہے، آگاہ رہو!، وہ دل ہے۔

اہل لغت کی تشریح سے یہ تحقیق سامنے آتی ہے کہ فساد اور فتنہ میں نسبت مساواۃ پائی جاتی ہے فساد کا لغوی معنی خرابی اور اصطلاحی مطلب حق بات اور قانون خداوندی کی مخالفت ہے تو فتنہ کا لغوی مفہوم گمراہی، قتل، دنگا فساد، آزمائش اور افکار کی تبدیلی ہے اور اصطلاحی مطلب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے لہٰذا فساد اور فتنہ آپس میں ہم معنی ہیں کیونکہ لغوی حوالے سے عقائد و نظریات کی تبدیلی اور اصطلاحی حوالے سے اسلامی تعلیمات اور قانون خداوندی کی مخالفت دونوں میں مشترک بات ہے تو پھر یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ فتنہ اور فساد آپس میں ہم معنی ہیں

تناظر حدیث میں فساد کا مختلف جرائم پر اطلاق

قرآن مجید میں لفظ فساد اپنے مختلف مشتقات کے ساتھ مختلف سورتوں اور آیات میں استعمال ہوا ہے جس کا سیاق و سباق کے حوالے سے مختلف جرائم پر اطلاق ہوا ہے بالکل اسی طرح لفظ فساد کا استعمال بھی مختلف احادیث و روایات میں آیا ہے جن سے لفظ فساد کے معانی کا تعین ہوتا ہے۔ ذیل میں لفظ فساد کی حامل احادیث پیش کی جاتی ہیں جن میں لفظ فساد مستعمل ہے تاکہ حدیث کی روشنی میں فساد کے معانی و مفہوم کا احاطہ کیا جاسکے اور یہ معلوم کیا جاسکے کہ لفظ فساد کا اطلاق کن جرائم پر ہوتا ہے۔

ارشادات نبوی کی روشنی میں فساد

لفظ فساد کی وضاحت کرتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عن ابی درداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا اخبركم بافضل مِن درجة الصيام والصلاة والصدقة، اصلاح ذات البين، فان فساد البين هى الحالقة۔[7] حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! کیا میں تمہیں روزہ، نماز، زکوۃ سے درجہ میں افضل چیز نہ بتاؤں؟ وہ صلح کروانا ہے دو کے درمیان، بیشک فساد مونڈھ دینے والا ہے"

اس حدیث کی شرح میں محدث ناصر الدین البانی رقمطراز ہیں کہ:

أقامَ الإسلامُ عَلاقةَ المسلمينَ على التواصُلِ والمحبَّة والتناصُحِ في اللهِ، وقِوامُ المجتَمعِ يَقومُ على التَّعارفِ والتعاوُنِ بينَ الناسِ؛ فإذا حَكمتِ العَلاقاتِ البَغضاءُ والتَّشاحُن؛ فإنَّ هذا يُنذِرُ بخَرابِ المجتَمعاتِ وضِياع الدِّينِ.وفي هذا الحَديثِ يقولُ النبيُّ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّم لأصحابِه رضيَ اللهُ عَنهم: "ألَا" استفتاحُ السُّؤالِ بـ(ألا)؛ للتَّنبيهِ والتَّحفيزِ إلى الأمْرِ الذي سَيذكُره،

"أُخبِرُكم"، أي: عَن عَملٍ "بأفضلَ مِن دَرجةِ الصِّيامِ والصَّلاةِ والصَّدَقة؟" قالَ الصَّحابةُ: "بَلى"! قالَ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّم: "إصْلاحُ ذاتِ البَيْنِ"، أي: السَّعيُ في إصلاحِ العَلاقاتِ بينَ الناسِ ورَفعِ ما بَينَهم مِن خُصوماتٍ ودَفعِهم إلى الأُلفةِ والمحبَّةِ، وهوَ الأمرُ الأفضلُ في المنفَعةِ بينَ الناسِ وإقامةِ المجتمَعاتِ، وهو المعامَلاتُ والتواصُل؛ وذلكَ لأنَّ إصلاحَ ذاتِ البَيْنِ فيهِ مَنفعةٌ ظاهِرةٌ ومُباشرةٌ للجَميعِ. ثمَّ قال صلَّى الله عليه وسلَّم: "وفَسادُ ذاتِ البَيْنِ"، أي: إنَّ فسادَ ذاتِ البَيْنِ وتركَ السَّعيِ في الإصلاحِ يؤدِّي إلى "الحالِقة"، أي: القاطِعة والمُنْهِية التي تأتِي على كلِّ شيءٍ وتحلِقُه وتقطَعُه من جُذورِه، سواءٌ مِن أمورِ الدِّين أو الدُّنيا؛ لأنَّها تُؤدِّي إلى التشاحُنِ بينَ الناسِ والتهاجُرِ وربَّما التقاتُل، هذا غَيرُ ما فيها مِن الأثرِ القَلبيِّ السيِّئِ على الإنسانِ، فيُفسِد قلبَه على إخوانِه؛ فلا يكونُ للدِّين والعِبادات أثرٌ ظاهرٌ في نَفْسِه أومجتمَعِه.وفي الحديثِ: الحثُّوالترغيبُ على إصلاحِ العَلاقاتِ بينَ الناسِ.وفيهِ: بيانُ أنَّ إفسادَ العلاقاتِ بينَ الناسِ يَهدمُ الدِّينَ والدُّنيا۔[8]

اسلام نے مسلمانوں کے تعلقات کو خدا سے رابطے، محبت اور باہمی مشورے پر قائم کیا ہے اور معاشرے کی بنیاد لوگوں کے درمیان شناسائی اور تعاون پر ہے۔ اگر نفرت اور جھگڑے کی تعلقات پر حکمرانی ہو تو اس سے معاشرے کی بربادی اور مذہب کا نقصان ہوتا ہے۔اور اس میں آپ ﷺ کا اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے یہ فرمانا کہ اصلاح ذات البين: لوگوں کے درمیان مصالحت "یعنی لوگوں کے درمیان تعلقات کو بہتر بنانے اور ان کے درمیان تنازعات کو ختم کرنے اور ان کو پیار اور محبت کی طرف لے جانے کی کوشش کرنا،لوگوں اور کمیونٹیز کے قیام کے درمیان فائدے کے لحاظ سے یہ سب سے اچھی چیز ہے انہی کا نام لین دین اور تعلقات ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ تعلقات کی اصلاح سب کے لیے واضح اور براہ راست فائدہ رکھتی ہے، پھر آپ علیہ السلام کا فرمان کہ :فساد ذات البين: باہمی فساد اور اصلاح کی جدوجہد کو ترک کرنا حالقہ کی طرف لے جاتا ہے یعنی تعلقات کا انقطاع اور غیر مناسب رویہ ہر چیز کی جڑوں کو تباہ کر دیتا ہے چاہے یہ تعلق مذہب کے معاملات سے ہو یا دنیا کے معاملات سے ہو، کیونکہ ایسا کردار لوگوں کے درمیان جھگڑے، قطع رحمی اور شاید لڑائی کا باعث بنتا ہے۔اور حدیث میں لوگوں کے درمیان تعلقات کی اصلاح کی تاکید اور حوصلہ افزائی ہے،اور اس میں یہ بیان ہے کہ لوگوں کے درمیان تعلقات کی خرابی مذہب اور دنیا کو تباہ کر دیتی ہے۔اسی طرح آپ ﷺ کا ایک اور ارشاد ہے کہ :

عن عبد اللہ بن عمر یقول کنا قعود ا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر الفتن فاکثر فی ذکرھا حتی ذکر منہ فتنۃ الاحلاس،فقال قائل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما فتنۃ الاحلا س قال صلی اللہ علیہ وسلم ھی حرب و حرب۔[9]

"عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کا بہت زیادہ ذکر کیا، یہاں تک کہ فتنہ احلاس کا ذکر کیا تو پوچھنے والے نے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فتنہ احلاس کیا ہے ارشاد فرمایا وہ افراتفری،فساد انگیزی،اور قتل وغارت ہے"

ان روایات کے مطابق فتنہ انگیزی،افراتفری کا پھیلاؤ اور قتل وغارت گری کا نام فساد ہے۔

جب نبی اکرم ﷺ نے قبیلہ عکل کے آدمیوں کو اونٹوں کے باڑے میں بیماری سے محفوظ کرنے کے لیے ٹھہرایا تو انہوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو بھگا کر لے گئے اس جرم پر آپ ﷺ نے ان آدمیوں کو جو عبرتناک سزادی تھی اس حدیث سے صورت فساد اور جرائم فساد کا پتا چلتا ہے جیسا کہ آپ کی حدیث مبارکہ ہے:

حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَهْطًا مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاجْتَوَوْا الْمَدِينَةَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْغِنَا رِسْلًا، قَالَ: ""مَا أَجِدُ لَكُمْ إِلَّا أَنْ تَلْحَقُوا بِالذَّوْدِ فَانْطَلَقُوا، فَشَرِبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا، وَأَلْبَانِهَا حَتَّى صَحُّوا وَسَمِنُوا، وَقَتَلُوا الرَّاعِيَ، وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ، وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ، فَأَتَى الصَّرِيخُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فَمَا تَرَجَّلَ النَّهَارُ حَتَّى أُتِيَ بِهِمْ فَقَطَّعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ، ثُمَّ أَمَرَ بِمَسَامِيرَ فَأُحْمِيَتْ، فَكَحَلَهُمْ بِهَا، وَطَرَحَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَمَا يُسْقَوْنَ حَتَّى مَاتُوا""، قَالَ أَبُو قِلَابَةَ: قَتَلُوا وَسَرَقُوا وَحَارَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَعَوْا فِي الْأَرْضِ فَسَادًا۔[10]

قبیلہ عکل کے آٹھ آدمیوں کی جماعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (اسلام قبول کرنے کو) حاضر ہوئی لیکن مدینہ کی آب وہوا انہیں موافق نہیں آئی‘انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمارے لیے (اونٹ کے) دودھ کا انتظام کر دیجئیے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے لیے دودھ نہیں دے سکتا‘تم (صدقہ کے) اونٹوں میں چلے جاؤ۔ان کا دودھ اور پیشاب پیو‘تاکہ تمہاری صحت ٹھیک ہو جائے۔وہ لوگ وہاں سے چلے گئے اور ان کا دودھ اور پیشاب پی کر تندرست ہو گئے تو چرواہے کو قتل کر دیا‘اور اونٹوں کو اپنے ساتھ لے کر بھاگ

نکلے اور اسلام لانے کے بعد کفر کیا' ایک شخص نے اس کی خبر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تلاش کے لیے سوار دوڑائے' دوپہر سے پہلے ہی وہ پکڑ کر لائے گئے۔ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے۔ پھر آپ کے حکم سے ان کی آنکھوں میں سلائی گرم کر کے پھیر دی گئی اور انہیں حرہ (مدینہ کی پتھریلی زمین) میں ڈال دیا گیا۔ وہ پانی مانگتے تھے لیکن انہیں نہیں دیا گیا۔ یہاں تک کہ وہ سب مر گئے۔ (ایسا ہی انہوں نے اونٹوں کے چرانے والوں کے ساتھ کیا تھا' جس کا بدلہ انہیں دیا گیا) ابو قلابہ نے کہا کہ انہوں نے قتل کیا تھا' چوری کی تھی' اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کی تھی اور زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش کی تھی۔

اس حدیث میں ابو قلابہ کے کلمات (قَتَلُوا وَسَرَقُوا وَحَارَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَعَوْا فِي الْأَرْضِ فَسَادًا) یعنی انہوں نے قتل کیا، مال کو چوری کیا، اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کی، اور فساد فی الارض کی کوشش کی تو اس حدیث سے پتا چلتا ہے کہ امن عامہ کو خراب کرنا فساد ہے چوری کرنا اور قتل کرنا صورت فساد ہے لہذا چوری اور قتل انتہائی سنگین جرائم ہیں جن کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے ان آدمیوں کو عبرتناک سزا دی اور معلوم ہوا کہ حکومت کی نافرمانی کرنا، بلا وجہ لوگوں کو قتل کرنا اور مال کو چوری کرنا فساد ہے۔

اسلام نے نے اپنے عزیز و اقارب کے ساتھ صلہ رحمی کی تعلیم دی ہے اگر کوئی اپنے رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات ٹھیک طریقے سے قائم نہیں رکھتا تو یہ قطع تعلقی بھی فساد ہے جیسا کہ آپ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے۔

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جَمِيلِ بْنِ طَرِيفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ ابْنُ أَبِي مُزَرِّدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنِي عَمِّي أَبُو الْحُبَابِ سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْهُمْ قَامَتْ الرَّحِمُ فَقَالَتْ هَذَا مَقَامُ الْعَائِذِ مِنْ الْقَطِيعَةِ قَالَ نَعَمْ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَذَاكِ لَكِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمْ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَى أَبْصَارَهُمْ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَى قُلُوبٍ أَقْفَالُهَ۔[11]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا حتی کہ جب وہ ان سے فارغ ہو گیا تو رَحم نے کھڑے ہو کر کہا: یہ (میرا کھڑا ہونا) اس کا کھڑا ہونا ہے جو قطع رحمی سے پناہ کا طلب گار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں، (اس مقصد کے لیے تمہارا کھڑا ہونا مجھے قبول ہے) کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ میں اسی سے تعلق رکھوں جو تمہارا تعلق جوڑ کر رکھے اور اس سے تعلق توڑ دوں جو تمہارا تعلق توڑ دے ؟ رحم نے کہا: کیوں نہیں! (میں راضی ہوں۔) تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تمہیں یہ عطا کر دیا گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو (قرآن مجید کا یہ مقام) پڑھ لو: تو کیا تم اس (بات) کے قریب (ہو گئے) ہو کہ اگر تم پیچھے ہٹو گے تو زمین میں فساد برپا کرو گے اور خون کے رشتے توڑ ڈالو گے، ایسے ہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی اور انہیں (ہدایت کی آواز سننے سے) بہرا کر دیا اور ان کی آنکھوں کو (اللہ کی نشانیاں دیکھنے سے) اندھا کر دیا۔ کیا یہ لوگ قرآن پر غور وخوض نہیں کرتے یا (پھر) ان کے دلوں پر قفل لگ چکے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے رشتہ داری کو قائم رکھنے اور صلہ رحمی پر عمل کرنے کی تعلیم دی ہے لیکن جو آدمی رشتہ داری اور صلہ رحمی کو قائم نہیں رکھتا تو اس سے اللہ کی بنائی ہوئی قرابت داری ٹوٹتی ہے لہذا قرابت داری اور صلہ رحمی پر عمل نہ کرنا فساد فی الارض ہے۔

حدیث میں فساد کی بنیادی وجہ دل کی خرابی بتائی گئی ہے جیسا کہ آپ ﷺ کا فرمان مبارک ہے:

حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ""الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا مُشَبَّهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، فَمَنِ اتَّقَى الْمُشَبَّهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ كَرَاعٍ يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ، أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، أَلَا إِنَّ حِمَى اللَّهِ فِي أَرْضِهِ مَحَارِمُهُ، أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ۔[12]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے حلال کھلا ہوا ہے اور حرام بھی کھلا ہوا ہے اور ان دونوں کے درمیان بعض چیزیں شبہ کی ہیں جن کو بہت لوگ نہیں جانتے (کہ حلال ہیں یا حرام) پھر جو کوئی شبہ

کی چیزوں سے بھی بچ گیا اس نے اپنے دین اور عزت کو بچا لیا اور جو کوئی ان شبہ کی چیزوں میں پڑ گیا اس کی مثال اس چرواہے کی ہے جو (شاہی محفوظ) چراگاہ کے آس پاس اپنے جانوروں کو چرائے۔ وہ قریب ہے کہ کبھی اس چراگاہ کے اندر گھس جائے (اور شاہی مجرم قرار پائے) سن لو ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے۔ اللہ کی چراگاہ اس کی زمین پر حرام چیزیں ہیں۔ (پس ان سے بچو اور) سن لو بدن میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ درست ہو گا سارا بدن درست ہو گا اور جہاں بگڑا سارا بدن بگڑ گیا۔ سن لو وہ ٹکڑا آدمی کا دل ہے۔

اس حدیث میں حلال اور حرام کا واضح علم رکھنے کے باوجود اگر ایک شخص صحیح بات پر عمل نہیں کرتا تو ایسے آدمی کا دل خراب یعنی اس کی نیت خراب ہے اور نیت کی خرابی ہی اعمال کی خرابی ہے جس سے فساد پیدا ہوتا ہے۔

آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ:

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْيَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ امْرَأَةً عَلَى زَوْجِهَا أَوْ عَبْدًا عَلَى سَيِّدِهِ۔[13]

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی عورت کو اس کے شوہر سے یا غلام کو مالک سے برگشتہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔

دوسری روایت ہے کہ: ومن أفسد امرأةً على زوجها فليس منّا[14]۔ کہ جس نے کسی عورت کو اس کے شوہر کے خلاف خراب کیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اس حدیث سے پتا چلتا ہے کہ شوہر اور بیوی، آقا اور غلام کے تعلقات کو خراب کرنا فساد ہے۔

ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ فتنہ انگیزی، افراتفری کا پھیلاؤ اور قتل و غارت گری کا نام فساد ہے۔ اور احادیث نبوی کی روشنی میں فساد کا اطلاق قتل و غارت، چوری، حرابہ، امن عامہ کی خرابی، صلہ رحمی کو توڑنے، زوجین کے تعلقات کو خراب کرنے، نیت کی درست نہ ہونے پر ہوتا ہے۔

فتنہ کے متعلق رسالت مآب ﷺ کی پیش گوئیوں کا مطالعہ

فتنہ کا لفظ کتب احادیث میں بکثرت استعمال ہوا ہے صحاح ستہ اور دیگر کتب حدیث کے آئمہ محدثین نے علیحدہ سے کتاب الفتن یا باب الفتن کا اپنی کتابوں میں اہتمام کیا ہے جس میں انہوں نے فتنہ و فساد کے متعلق روایات کو جمع کر کے فتنہ و فساد کے امور کی نشاندہی اور قیامت کے آثار بیان کرنے والی روایات کو جمع کیا ہے اس لیے سب سے پہلے فتنہ کا مفہوم جاننا بہت ضروری ہے۔

عربی لغت میں فتنہ کا مفہوم

حدیث مبارکہ کی وضاحت سے قبل لفظ 'فتنہ' کی تعریف سمجھنا ضروری ہے فتنہ عربی زبان کا لفظ ہے جس کی جمع فتن ہے فتنہ کا مطلب فساد ،ابتلاء/امتحان ، انسان کا اچھی حالت سے بری حالت میں آنا، کسی کی طرف میلان اور خود پسندی فتنے کے مفہوم میں شامل ہے۔

الصحاح تاج اللغۃ میں فتنے کا یہ معنٰی ہے: الفتنة: الامتحان و الاختبار۔[15] ترجمہ: امتحان اور آزمائش کا نام فتنہ ہے

معجم التعریفات میں فتنہ کی یہ تعریف ہے:

الفتنة: ما يتبين به حال الانسان من الخير و الشر، يقال فتنت الذهب بالنار اذا احرقته بها لتعلم انها خالص او مشوب۔[16]

فتنہ سے مراد وہ چیز ہے جو انسان کی اچھی یا بری حالت کو واضح کرتی ہے، کہا جاتا ہے کہ میں نے سونے کو آگ ڈالا جب آپ نے اس کو تپایا تا کہ سونے کے کھرے یا کھوٹے ہونے کو جان سکیں۔

اللسان العرب میں فتنہ کے متعلق یہ الفاظ ہیں:

الفتنة: الابتلاء، والامتحان ، والاختبار، و اصلها ماخوذ من قولك فتنت الفضة و الذهب اذا اذبتها بالنار لتميز الردى من الجيد۔[17]

فتنہ، مصیبت، آزمائش اور امتحان کا نام ہے اور اس کی اصل آپ کا یہ کہنا ہے کہ تو نے سونے اور چاندی کو آگ میں ڈالا تا کہ تو اچھے اور برے کی پہچان کر سکے.

المنجد میں فتنہ کے بارے میں یہ وضاحت ہے:

الفتنة: التى تكون بين الناس من القتال، الامتحان، ولاختبار،والعذاب۔[18]

لوگوں میں لڑائی جھگڑا پیدا کر دینے، امتحان، آزمائش اور عذاب کا نام فتنہ ہے.

معجم الوسیط میں فتنہ کی یہ تشریح ہے:

الاختبار بالنار، والابتلاء، الاعجاب بالشیء والاستھتاربه، الاضطراب و بلبلة الافكار، والعذاب۔[19]

آگ کی آزمائش، مصیبت، خود پسندی و حقارت، ہنگامہ آرائی، افکار کی تبدیلی اور عذاب کا نام فتنہ ہے۔

مفردات القرآن میں امام راغب اصفہانی اس طرح رقم طراز ہیں:

فتنہ کا مادہ فَتْن ہے اس کے لغوی معنی ہیں سونے کو آگ میں تپا کر کھرا کھوٹا معلوم کرنا۔[20]

اہل لغت کی وضاحت سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ فتنہ کے معنی آزمائش، امتحان، آفت، دنگا فساد، ہنگامہ، دُکھ دینا، افکار کی تبدیلی اور عذاب دینا کے ہیں گویا کہ افکار و نظریات کی تبدیلی، آزمائش و امتحان، مصیبت و عذاب اور فساد و ہنگامہ کا نام فتنہ ہے۔

فتنہ کے متعلق محمد عبدالاول غزنوی لکھتے ہیں کہ

فتنہ کہتے ہیں ہر ایک فساد کو جو مسلمانوں میں واقع ہو خواہ یہ فساد آپس کی لڑائی کا ہو یا گمراہی کا یا مال و دولت اور اولاد کا جو اللہ تعالی سے غافل کر دے۔[21]

فتنہ کا لفظ سیاست، تاریخ اور عمرانیات کی کتب میں مثلاً تاریخ ابن خلدون کے مقدمہ کی بحث خلافت و امامت اور شاہ ولی اللہ کی کتب ازالۃ الخفاء اور حجۃ اللہ البالغہ میں سیاسی اصطلاح کے طور پر مستعمل ہوا ہے اور کتب حدیث میں آثار قیامت کے ضمن میں استعمال ہوا ہے جبکہ سیاست کے میدان میں جرجانی نے شرح المواقف میں، ابو الحسن الماوردی نے احکام السلطانیہ میں اور امام ابن تیمیہ نے السیاسۃ الشرعیۃ میں فتنے کے لفظ کو شورش کے معنٰی میں استعمال کیا ہے جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اصولی طور پر فتنہ وہ شورش ہے جو مسلمانوں کے عقائد راسخہ وصحیحہ کے لیے خطرے کا باعث ہو۔

دائرۃ المعارف اردو میں کلمہ فتنہ کے تحت یہ وضاحت ہے کہ:

اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ جب تک خلیفہ کے فرامین احکام قرآنی کے منافی نہ ہوں وہ اس کی امارت سے سرتابی نہ کریں اور تمام فتنوں سے اجتناب کریں۔ یہی سبب ہے کہ فقہ اور عقائد کی کتابوں میں مشاجرات صحابہ کا فیصلہ سپرد خدا کر دیا گیا ہے اور اہل سنت والجماعت خلفائے راشدین میں سے ہر ایک کی خلافت کو برحق مانتے ہیں دراصل دینی تصانیف میں فتنہ کی اصطلاح کا اطلاق علی العموم ایسی مقامی شورشوں پر ہوتا رہا ہے جن کی حیثیت مقامی

یا سواد اعظم کے خلاف حزبی دعاوی کے ساتھ رہیں۔تاریخ کی کتابوں میں اشاعرہ اور حنابلہ کے باہمی نزاع کو بھی فتنے سے تعبیر کیا گیا اور مؤرخین حنابلہ اور اشاعرہ کے مابین واقعات اور سواد اعظم اور مقامی شورشوں کے واقعات کو فتنوں کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔اس کے برعکس اگر مرکزی طاقت بدعات کی محافظ بن جائے اور قرآن و سنت کے پیروکار اور سلف صالحین کے متبعین پر ظلم و ستم کرنا شروع کر دے تو مؤرخین اس ابتلاء کو لفظ محنۃ (آزمائش) کے نام سے یاد کرتے ہیں جیسا کہ خلیفہ المامون کے عہد میں معتزلہ کے حق میں اور اور حنابلہ کے خلاف جو کچھ ہوا اور اسی طرح معتزلہ کے عروج میں امام احمد بن حنبل کے ساتھ جو کچھ ہوا یہ سب کچھ سنت کی حفاظت کی سعی تھی جس کی وجہ سے اہل سنت والجماعت کو اپنے عقائد کی حفاظت کے لیے آزمائش کے دور سے گزرنا پڑا جس کو محنۃ کہا جاتا ہے یہ فتنہ نہیں تھا یعنی اہل بدعت اور شرپسندوں کی جانب سے کسی قسم کی مسلح بغاوت نہ ہوئی تھی۔[22]

فتنوں کے متعلق رسالت مآب ﷺ کی پیش گوئیاں

آنحضرت ﷺ نے بارگاہِ الٰہی سے اطلاع پا کر قیامت تک پیش آنے والے حالات وواقعات کی امت کو اطلاع دے دی ہے اور انہیں ممکنہ خطرات واندیشوں سے آگاہ فرمادیا ہے۔اسی طرح قربِ قیامت میں جو جو فتنے ظہور پذیر ہوں گے یا جن جن طریقوں سے امت کو گمراہ کیا جاسکتا ہے، آپ ﷺ نے ان کی پیشگی اطلاع دے کر امت کو ان سے بچنے کی تلقین فرمائی۔چنانچہ اہل علم اور علماء جانتے ہیں کہ احادیث کی تمام متداول کتب میں حضرات محدثینؒ نے ''ابواب الفتن'' یا ''کتاب الفتن'' کا عنوان قائم کر کے ایسی تمام احادیث اور روایات کو یکجا کر دیا ہے۔

یوں تو قربِ قیامت میں بہت سے فتنے اٹھیں گے، مگر ان میں جو سب سے بڑا فتنہ، دجال کا فتنہ ہوگا۔جو انسانیت کو اپنی شعبدہ بازیوں سے گمراہ کرے گا۔دجالِ اکبر تو ایک ہوگا، جس کو حضرت عیسیٰؑ آسمان سے نازل ہو کر مقام ''لُدّ'' میں قتل کریں گے، مگر ایسا لگتا ہے کہ اس کے علاوہ بھی چھوٹے چھوٹے دجال پیدا ہوں گے جو امت کو گمراہ کرنے میں دجالِ اکبر کی نمائندگی کی خدمت انجام دیں گے۔

اسی لئے آنحضرت ﷺ نے امت کو اس بات کی طرف متوجہ فرمایا ہے کہ وہ ایسے ایمان کش راہ زنوں اور دجالوں سے ہوشیار رہیں، کیونکہ قرب قیامت میں شیاطین انسانوں کی شکل میں آکر مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش

کریں گے اور وہ اس کامیابی سے اپنی تحریک کو اٹھائیں گے کہ کسی کو ان کے شیطان، دجال یا جھوٹے ہونے کا وہم و گمان بھی نہ گزرے گا۔

چنانچہ علامہ علاؤالدین علی متقیؒ نے اپنی شہرہ آفاق تصنیف "کنزالعمال" میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے ان انسان نما شیاطین کے دجل و اضلال، فتنہ پروری کی سازشوں اور دجالی طریقہ کار کا تذکرہ کرتے ہوئے نقل فرمایا ہے کہ:"انظروا من تجالسون وعمن تأخذون دينكم فإن الشياطين يتصورون في آخر الزمان في صور الرجال فيقولون: حدثنا وأخبرنا، وإذا جلستم إلى رجل فاسألوه عن اسمه وأبيه وعشيرته فتفقدونه إذا غاب."۔[23] ''حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ... تم لوگ یہ دیکھ لیا کرو کہ کن لوگوں کے ساتھ بیٹھتے ہو؟ اور کن لوگوں سے دین حاصل کر رہے ہو؟ کیونکہ آخری زمانہ میں شیاطین انسانوں کی شکل اختیار کر کے...انسانوں کو گمراہ کرنے...آئیں گے...اور اپنی جھوٹی باتوں کو سچا باور کرانے کے لئے من گھڑت سندیں بیان کر کے محدثین کی طرز پر... کہیں گے حدثنا واخبرنا.... مجھے فلاں نے بیان کیا، مجھے فلاں نے خبر دی وغیرہ وغیرہ۔ لہٰذا جب تم کسی آدمی کے پاس دین سیکھنے کے لئے بیٹھا کرو، تو اس سے اس کا، اس کے باپ کا اور اس کے قبیلہ کا نام پوچھ لیا کرو، اس لئے کہ جب وہ غائب ہو جائے گا تو تم اس کو تلاش کرو گے۔''

قطع نظر اس روایت کی سند کے، اس کا نفس مضمون صحیح ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوہریرہؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ، يَأْتُونَكُمْ مِنَ الْأَحَادِيثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ، وَلَا آبَاؤُكُمْ، فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ، لَا يُضِلُّونَكُمْ، وَلَا يَفْتِنُونَكُمْ)۔[24]

آخری زمانہ میں ایسے دجل وفریب دینے والے اور جھوٹے لوگ ہوں گے جو تمہارے پاس ایسی حدیثیں لائیں گے جنہیں نہ تم نے سنا ہوگا اور نہ تمہارے باپوں نے سنا ہوگا لہٰذا ان سے بچو اور ان کو اپنے آپ سے بچاؤ تاکہ وہ تمہیں نہ گمراہ کریں اور نہ فتنہ میں ڈالیں۔ "

فتنہ کا معنی فساد ہے اور فساد اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے کاموں کا نام ہے جن کی اطلاع آقا ﷺ نے اپنی امت کو قبل از قیامت وقوع پذیر ہونے کے بارے میں مختلف حدیثوں میں کر دی ہے درج ذیل میں ان احادیث مبارکہ کو بیان کیا جاتا ہے تاکہ فساد اور فتنوں کو سمجھا جا سکے۔

حدیث کی روشنی میں فتنوں کی کیفیت

ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلے پر چڑھے پھر فرمایا کہ میں جو کچھ دیکھتا ہوں تم بھی دیکھتے ہو؟لوگوں نے کہا کہ نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں فتنوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ بارش کے قطروں کی طرح تمہارے گھروں میں داخل ہو رہے ہیں جیسا کہ آپ علیہ السلام کی حدیث ہے کہ

حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ. ح وحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ،عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: ""أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى؟، قَالُوا: لَا، قَالَ: فَإِنِّي لَأَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَوَقْعِ الْقَطْرِ۔[25]

حضرت اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلے پر چڑھے پھر فرمایا کہ میں جو کچھ دیکھتا ہوں تم بھی دیکھتے ہو؟لوگوں نے کہا کہ نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں فتنوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ بارش کے قطروں کی طرح تمہارے گھروں میں داخل ہو رہے ہیں۔

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا''عنقریب ایسے فتنے برپا ہوں گے جن میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا ان میں چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا ان میں دوڑنے والے سے بہتر ہوگا جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. ح قَالَ إِبْرَاهِيمُ،وَحَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ""سَتَكُونُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ، فَمَنْ وَجَدَ مِنْهَا مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ ۔ [26]

حضرت ابوھریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا''عنقریب ایسے فتنے برپا ہوں گے جن میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا ان میں چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا ان میں دوڑنے والے سے بہتر ہوگا،جو دور سے ان کی طرف جھانک کر بھی دیکھے گا تو وہ ان کو بھی سمیٹ لیں گے۔اس وقت جس کسی کو کوئی پناہ کی جگہ مل جائے یا بچاؤ کا مقام مل سکے وہ اس میں چلا جائے۔

فتنوں کے متعلق آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ فتنے مشرق سے طلوع ہوں گے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ""وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقَ، يَقُولُ: أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَا هُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ۔[27]

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مشرق کی طرف رخ کئے ہوئے تھے اور فرمار ہے تھے ''آگاہ ہو جاؤ، فتنہ اس طرف ہے جدھر سے شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے۔

امام البانی اس حدیث کی شرح میں رقمطراز ہیں کہ :

وفي هذا الحديثِ يَرْوي عبدُ اللهِ بنُ عمَرَ رَضيَ اللهُ عنهما أنَّ النَّبيَّ صلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ قام في الناس خَطيبًا ذاتَ مرَّةٍ، فأشارَ إلى جِهةِ الشَّرْقِ، حيثُ بِلادُ فارسَ وما وَراءَها، أو بِلادُ نَجْدٍ ورَبيعةَ ومُضَرَ، وكِلاهما مَشرِقٌ مِن المدينةِ، ففي هذه الجِهةِ يُوجَدُ مَثارُ الفِتنةِ، وكرَّرَ صلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ كَلامَه ثَلاثًا تَأكيدًا وإسماعًا لِمَن حَولَه .وقولُه: «مِن حيثُ يَطلُعُ قَرْنُ الشَّيطان»، يعني: جَماعتَه وحِزبَه وأتْباعَه أو قوَّةَ مُلْكِه وتَصريفِه، وهذه الأرضُ هي الَّتي يَأتي مِن جِهتِها الدَّجَّالُ؛ أعظمُ فِتنةٍ تُصيبُ النَّاسَ. وقيل: المُرادُ بهذا الحديثِ: ما ظَهَرَ بالعِراقِ مِن الفِتَنِ العظيمةِ، والحُروبِ الهائلةِ؛ كوَقعةِ الجَمَلِ، وحُروبِ صِفِّينَ، وحَرُوراءَ، وفِتَنِ بَني أُميَّةَ، وخُرُوجِ الخوارجِ؛ فإنَّ ذلك كان أصلُهُ ومَنبعُهُ العِراقَ ومَشْرِقَ نَجْدٍ۔[28]

اس حدیث میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار لوگوں کو تبلیغ کی اور مشرق کی سمت کی طرف اشارہ کیا جہاں فارس اور اس کے علاقے ہیں یا پھر نجد، ربیعہ اور مضر کے علاقوں کی طرف اشارہ کیا کیونکہ یہ دونوں مدینہ کے مشرق کی طرف ہیں اس سمت میں فتنے نمودار ہوں گے، اپنے الفاظ کو تین بار دہرایا، اور اپنے ارد گرد والوں کو سنانے کے لیے تاکید کی۔ اور یہ قول: "جہاں سے شیطان کا سینگ نمودار ہوگا،" مطلب: اس کی جماعت، اس کا گروہ، اس کے پیروکار، یا اس کے قبضے اور تصرف کی طاقت، اور یہ وہ زمین ہے جہاں سے دجال آئے گا۔ لوگوں پر آنے کا سب سے بڑا فتنہ۔ اور کہا گیا: اس حدیث سے مراد ہے: عراق

میں ظاہر ہونے والی بڑی مصیبتیں اور جنگیں جیسے جنگ جمل، جنگ صفین و حوراء کی جنگ، بنو امیہ کے فتنے، اور خارجیت کا خروج؛ان کی اصل اور منبع عراق اور نجد تھے۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ فتنے تاریک رات کی طرح ہوں گے جن میں اپنے ایمان کی حفاظت کرنا مشکل ہو جائے گی جیسا کہ آپ ﷺ کا فرمان گرامی ہے کہ

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا، يَبِيعُ أَحَدُهُمْ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا۔[29]

حضرت ابو ھریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم لوگ نیک اعمال کی طرف جلدی کرو، ان فتنوں کے خوف سے جو سخت تاریک رات کی طرح ہیں جس میں آدمی صبح کے وقت مومن اور شام کے وقت کافر ہو گا، شام کے وقت مومن اور صبح کے وقت کافر ہو گا، دنیاوی ساز و سامان کے بدلے آدمی اپنا دین بیچ دے گا۔

فتنوں کے دور میں علم اٹھالیا جائے گا، جہالت بڑھ جائے گی اور قتل عام ہو گا جیسا کہ حدیث میں آپ ﷺ فرمان ہے کہ

حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ سَالِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ""يُقْبَضُ الْعِلْمُ، وَيَظْهَرُ الْجَهْلُ وَالْفِتَنُ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا الْهَرْجُ؟ فَقَالَ: هَكَذَا بِيَدِهِ، فَحَرَّفَهَا كَأَنَّه يُرِيدُ الْقَتْلَ۔[30]

حضرت سالم کا بیان ہے کہ میں نے ابو ھریرہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (ایک وقت ایسا آئے گا کہ جب) علم اٹھالیا جائے گا۔ جہالت اور فتنے پھیل جائیں گے اور ہرج بڑھ جائے گا۔ آپ سے پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ! ہرج سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کو حرکت دے کر فرمایا اس طرح، گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے قتل مراد لیا۔

فتنوں کے دور میں جو دل فتنہ قبول کرے گا وہ سیاہ ہو جائے گا اور جو دل فتنے کا انکار کرے گا وہ دل سفید ہو جائے گا جیسا کہ آپ ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے کہ

عَنحذيفة بن يمان قَالَ: سَمِعْتُرَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَيَقُولُ: تُعرَضُ الفِتَنُ على القُلوبِ عَرْضَ الحَصِيرِ عُودًا عُودًا ، فأيُّ قلبٍ أُشْرِبَها نُكِتَتْ فيه نُكتةٌ سَوداءُ ، وأيُّ قلبٍ أنْكَرَها نُكِتَتْ فيه نُكتةٌ بيضاءُ ، حتى يصِيرَ القلبُ أبيضَ مثلَ الصَّفا ، لا تَضُرُّه فِتنةٌ ما دامَتِ السمواتُ والأرضُ ، والآخَرُ أسودَ مُربَدًّا كالكُوزِ مُجَخِّيًا ، لا يَعرِفُ مَعروفًا ، ولا يُنكِرُ مُنكَرًا ، إلا ما أُشْرِبَ من هَواه۔[31]

حضرت حذیفہ بن یمان سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ فتنے دلوں پر بوریہ کے ایک ایک تنکے کی مانند پیش کیے جائیں گے پس جو دل ان فتنوں کے ساتھ مل گیا اس دل پر سیاہ نکتے کا نشان لگ جائے گا اور جس دل نے ان فتنوں کا انکار کیا اس دل پر سفید نشان لگ جائے گا اور یہ دل سنگ مرمر کی طرح سفید ہو جائے گا جس پر کوئی فتنہ اثر نہیں کرے گا جب تک آسمان اور زمیں باقی ہیں اور دوسرا سیاہ نکتے والا دل الٹے برتن کی طرح ہو گا جو نہ کسی نیک کام کو پہچانے گا اور نہ کسی برے کام کو سمجھے گا مگر صرف نفسانی خواہش جو اسے پلائی گئی ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ، ووكيع، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ، قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلَيْهِ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، إِذْ نَزَلَ مَنْزِلًا فَمِنَّا مَنْ يَضْرِبُ خِبَاءَهُ، وَمِنَّا مَنْ يَنْتَضِلُ، وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِي جَشَرِهِ، إِذْ نَادَى مُنَادِيهِ الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ فَاجْتَمَعْنَا، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَطَبَنَا فَقَالَ: إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي، إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَدُلَّ أُمَّتَهُ عَلَى مَا يَعْلَمُهُ خَيْرًا لَهُمْ، وَيُنْذِرَهُمْ مَا يَعْلَمُهُ شَرًّا لَهُمْ، وَإِنَّ أُمَّتَكُمْ هَذِهِ جُعِلَتْ عَافِيَتُهَا فِي أَوَّلِهَا، وَإِنَّ آخِرَهُمْ يُصِيبُهُمْ بَلَاءٌ وَأُمُورٌ يُنْكِرُونَهَا، ثُمَّ تَجِيءُ فِتَنٌ يُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا، فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ: هَذِهِ مُهْلِكَتِي ثُمَّ تَنْكَشِفُ، ثُمَّ تَجِيءُ فِتْنَةٌ، فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ: هَذِهِ مُهْلِكَتِي ثُمَّ تَنْكَشِفُ، فَمَنْ سَرَّهُ أَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ، فَلْتُدْرِكْهُ مَوْتَتُهُ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَلْيَأْتِ إِلَى النَّاسِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يَأْتُوا إِلَيْهِ، وَمَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَمِينِهِ وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ فَلْيُطِعْهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا عُنُقَ الْآخَرِ ، قَالَ: فَأَدْخَلْتُ رَأْسِي مِنْ بَيْنِ النَّاسِ، فَقُلْتُ: أَنْشُدُكَ اللَّهَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: فَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى أُذُنَيْهِ، فَقَالَ: سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي۔[32]

میں عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کے پاس پہنچا، وہ کعبہ کے سائے میں بیٹھے تھے، اور لوگ ان کے پاس جمع تھے، تو میں نے ان کو کہتے سنا: اس دوران کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے، آپ نے ایک جگہ قیام کیا، تو ہم میں سے کوئی خیمہ لگا رہا تھا، کوئی تیر چلا رہا تھا، اور کوئی اپنے جانور چرانے لے گیا، اتنے میں ایک منادی نے آواز لگائی کہ لوگو! نماز کے لیے جمع ہو جاؤ، تو ہم نماز کے لیے جمع ہو گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر ہمیں خطبہ دیا، اور فرمایا: مجھ سے پہلے جتنے بھی نبی گزرے ہیں ان پر ضروری تھا کہ وہ اپنی امت کی ان باتوں کی طرف رہنمائی کریں جن کو وہ ان کے لیے بہتر جانتے ہوں، اور انہیں ان چیزوں سے ڈرائیں جن کو وہ ان کے لیے بری جانتے ہوں، اور تمہاری اس امت کی سلامتی اس کے شروع حصے میں ہے، اور اس کے اخیر حصے کو بلا و مصیبت لاحق ہو گی، اور ایسے امور ہوں گے جن کو تم برا جانو گے، پھر ایسے فتنے آئیں گے کہ ایک کے سامنے دوسرا ہلکا محسوس ہو گا، مومن کہے گا: اس فتنے میں میری تباہی ہے، پھر وہ فتنہ ختم ہو جائے گا، اور دوسرا فتنہ آئے گا، مومن کہے گا: اس میں میری تباہی ہے پھر وہ بھی ختم ہو جائے گا، تو جسے یہ بات پسند ہو کہ وہ جہنم سے بچا لیا جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے تو وہ کوشش کرے کہ اس کی موت اس حالت میں آئے کہ وہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو، اور لوگوں کے ساتھ وہ سلوک کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہو کہ لوگ اس کے ساتھ کریں، اور جو شخص کسی امام سے بیعت کرے، اور اس کو اپنی قسم کا ہاتھ دے کر دل سے سچا عہد کرے تو اب جہاں تک ہو سکے اس کی اطاعت کرے، اگر کوئی دوسرا امام آکر اس سے لڑنے جھگڑنے لگے (اور اپنے سے بیعت کرنے کو کہے) تو اس دوسرے امام کی گردن مار دے۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں نے (یہ سن کر) اپنا سر لوگوں میں سے نکال کر کہا: میں اللہ کا واسطہ دے کر آپ سے پوچھتا ہوں: کیا آپ نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ تو انہوں نے اپنے ہاتھ سے اپنے کانوں کی جانب اشارہ کر کے کہا: میرے کانوں نے اسے سنا اور میرے دل نے اسے یاد رکھا۔

درج بالا احادیث کی روشنی میں فتنوں کے متعلق یہ نتیجہ سامنے آتا ہے کہ:

۱۔ فتنے بارش کے قطروں کی طرح گھروں میں داخل ہو جائیں گے۔

۲۔ فتنوں کے ظہور میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہو گا۔

۳۔ فتنوں کا ظہور مشرق سے ہو گا۔

۴۔ فتنے تاریک رات کی طرح ہوں گے۔

۵۔ فتنوں کے دور میں علم اٹھالیا جائے گا اور جہالت بڑھ جائے گی اور قتل عام ہو گا۔

۶۔ فتنوں کے دور میں جو دل فتنہ قبول کرے گا وہ سیاہ ہو جائے گا اور جو دل فتنے کا انکار کرے گا وہ دل سفید ہو جائے گا۔

دجال سے قبل فتنوں کا مختلف جرائم پر اطلاق

دجال کا فتنہ سب سے بڑا فتنہ ہے تمام انبیاء کرام اپنی اپنی امت کو دجال کے فتنہ سے ڈراتے رہیں اور نبی اکرم ﷺ نے بھی اپنی امت کو اس فتنہ سے بچنے اور پناہ مانگنے کی تعلیم دی ہے دجال کے ظہور سے پہلے نبی اکرم ﷺ نے کئی فتنوں کا ذکر کیا ہے درج ذیل میں ان احادیث مبارکہ کو پیش کیا جاتا ہے جن میں آپ ﷺ نے مختلف فتنوں کی پیش گوئی فرمائی ہے۔

حَدَّثَنَا غِيَاثُ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّحَبِيُّ، أَنْبَأَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، سَمِعْتُ ابْنَ جَابِرٍ، يَقُولُ: قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ رَبِّهِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا بَلَاءٌ وَفِتْنَةٌ۔[33]

حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: (قرب قیامت) دنیا میں فتنوں اور مصیبتوں کے سوا کچھ باقی نہیں رہے گا۔

اس سے معلوم ہوا کہ قیامت سے پہلے دنیا میں صرف فتنے اور مصیبتیں باقی رہ جائیں گی اور باقی کوئی چیز نہ ہو گی۔

اور قیامت جیسے جیسے قریب آئے گی فساد اور فتنے بڑھتے جائیں گے جیسا کہ حدیث مبارکہ ہے کہ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، قَالَ: أَتَيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ مَا نَلْقَى مِنَ الْحَجَّاجِ، فَقَالَ: ""اصْبِرُوا، فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ إِلَّا الَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ حَتَّى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ، سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔[34]

ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے حجاج کے طرز عمل کی شکایت کی، انہوں نے کہا کہ صبر کرو کیونکہ تم پر جو دور بھی آتا ہے تو اس کے بعد آنے والا دور اس سے بھی برا ہو گا یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جاملو۔ میں نے یہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

قیامت سے پہلے کئی فتنے یعنی فساد سامنے آئیں گے اس وقت زمانے سے برکت اٹھ جائے گی عمل کم ہو جائے گا اور لالچ بڑھ جائے گا اور قتل عام ہو جائے گا اور یہ تمام علامات اب ہمارے سامنے ہیں آپ ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے کہ

حدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ""يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ، وَيُلْقَى الشُّحُّ، وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّمَ هُوَ؟، قَالَ: الْقَتْلُ الْقَتْلُ۔[35] حضرت ابو ھریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”زمانہ قریب ہوتا جائے گا اور عمل کم ہوتا جائے گا اور لالچ دلوں میں ڈال دیا جائے گا اور فتنے ظاہر ہونے لگیں گے اور «ھرج» کی کثرت ہو جائے گی۔“ لوگوں نے سوال کیا: یا رسول اللہ! یہ «ھرج» کیا چیز ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قتل! قتل!۔

اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم ک ایک اور فرمان گرامی ہے کہ

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ، وَأَبِي مُوسَى، فَقَالَا: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ""إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَأَيَّامًا يَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ، وَيُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ، وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ، الْقَتْلُ۔[36]

حضرت عبداللہ اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

”قیامت کے دن سے پہلے ایسے دن ہوں گے جن میں جہالت اترے پڑے گی اور علم اٹھا لیا جائے گا اور «ھرج» بڑھ جائے گا اور «ھرج» قتل ہے۔

برائی کا بڑھنا بھی ایک بہت بڑا فتنہ ہے آپ ﷺ نے برائی کو لوگوں کی ہلاکت کا سبب بتایا ہے جیسا کہ آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ

حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُنَّ، أَنَّهَا قَالَتْ: اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّوْمِ مُحْمَرًّا وَجْهُهُ، يَقُولُ: ""لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ، وَعَقَدَ سُفْيَانُ تِسْعِينَ أَوْ مِائَةً، قِيلَ: أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟، قَالَ: نَعَمْ، إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ۔[37]

ام المومنین حضرت زینب بنت جحش سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے تو آپ کا چہرہ سرخ تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ عربوں کی تباہی اس بلا سے ہوگی جو قریب ہی آ لگی ہے۔ آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں سے اتنا سوراخ ہو گیا اور سفیان نے نوے یا سو کے عدد کے لیے انگلی باندھی پوچھا گیا کیا ہم اس کے باوجود ہلاک ہو جائیں گے کہ ہم میں صالحین بھی ہوں گے؟ فرمایا ہاں! جب برائی بڑھ جائے گی (تو ایسا ہی ہوگا)۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنھا سے اسی طرح کی دوسری حدیث ہے جس میں آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ

حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ. ح وحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ،عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ الْفِرَاسِيَّةِ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: ""اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَزِعًا، يَقُولُ: سُبْحَانَ اللَّهِ، مَاذَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْخَزَائِنِ، وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ، مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ، يُرِيدُ أَزْوَاجَهُ لِكَيْ يُصَلِّينَ، رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ۔[38]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے بیدار ہوئے اور فرمایا اللہ کی ذات پاک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کیا کیا خزانے نازل کئے ہیں اور کتنے فتنے اتارے ہیں ان حجرہ والیوں کو کوئی بیدار کیوں نہ کرے آپ کی مراد ازواج مطہرات سے تھی تاکہ یہ نماز پڑھیں۔ بہت سے دنیا میں کپڑے باریک پہننے والیاں آخرت میں ننگی ہوں گی۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِي النَّاسِ فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ ، قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔[39]

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے اپنے بعد مردوں کے لیے عورتوں سے زیادہ نقصان پہنچانے والا کوئی فتنہ نہیں چھوڑا، امام ترمذی کہتے ہیں: ۱- یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

قیامت قائم ہونے سے پہلے آپ ﷺ نے کئی فتنوں کے ظہور کی پیش گوئی کی جیسا کہ آپ ﷺ سے مروی ہے کہ

حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ""لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ يَكُونُ بَيْنَهُمَا

مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ، دَعْوَتُهُمَا وَاحِدَةٌ، وَحَتَّى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ، وَحَتَّى يُقْبَضَ الْعِلْمُ، وَتَكْثُرَ الزَّلَازِلُ، وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ، وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ: وَهُوَ الْقَتْلُ، وَحَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ فَيَفِيضَ حَتَّى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ وَحَتَّى يَعْرِضَهُ عَلَيْهِ، فَيَقُولَ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ: لَا أَرَبَ لِي بِهِ، وَحَتَّى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِي الْبُنْيَانِ، وَحَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ، فَيَقُولُ: يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ، وَحَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ، يَعْنِي آمَنُوا أَجْمَعُونَ، فَذَلِكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا، فَلَا يَتَبَايَعَانِهِ، وَلَا يَطْوِيَانِهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلَا يَطْعَمُهُ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يُلِيطُ حَوْضَهُ فَلَا يَسْقِي فِيهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أُكْلَتَهُ إِلَى فِيهِ فَلَا يَطْعَمُهَا۔[40]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک دو عظیم جماعتیں جنگ نہ کریں گی۔ ان دونوں جماعتوں کے درمیان بڑی خونریزی ہو گی۔ حالانکہ دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہو گا اور یہاں تک کہ بہت سے جھوٹے دجال بھیجے جائیں گے۔ تقریباً تین دجال۔ ان میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے اور یہاں تک کہ علم اٹھالیا جائے گا اور زلزلوں کی کثرت ہو گی اور زمانہ قریب ہو جائے گا اور فتنے ظاہر ہو جائیں گے اور ہرج بڑھ جائے گا اور ہرج سے مراد قتل ہے اور یہاں تک کہ تمہارے پاس مال کی کثرت ہو جائے گی بلکہ بہہ پڑے گا اور یہاں تک کہ صاحب مال کو اس کا فکر دامن گیر ہو گا کہ اس کا صدقہ قبول کون کرے اور یہاں تک کہ وہ پیش کرے گا لیکن جس کے سامنے پیش کرے گا وہ کہے گا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے اور یہاں تک کہ لوگ بڑی بڑی عمارتوں پر آپس میں فخر کریں گے۔ ایک سے ایک بڑھ چڑھ کر عمارات بنائیں گے اور یہاں تک کہ ایک شخص دوسرے کی قبر سے گزرے گا اور کہے گا کہ کاش میں بھی اسی جگہ ہوتا اور یہاں تک کہ سورج مغرب سے نکلے گا۔ پس جب وہ اس طرح طلوع ہو گا اور لوگ دیکھ لیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے لیکنیہ وہ وقت ہو گا جب کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہ پہنچائے گا جو پہلے سے ایمان نہ لایا ہو یا اس نے اپنے ایمان کے ساتھ اچھے کام نہ کئے ہوں اور قیامت اچانک اس طرح قائم ہو جائے گی کہ دو آدمیوں نے اپنے درمیان کپڑا پھیلا رکھا ہو گا اور اسے ابھی بیچ نہ پائے ہوں گے نہ لپیٹ پائے ہوں گے اور قیامت اس طرح برپا ہو جائے گی کہ ایک شخص اپنی اونٹنی کا دودھ نکال کر واپس ہوا ہو گا کہ اسے کھا بھی نہ پایا ہو گا اور قیامت اس طرح قائم ہو جائے گی کہ وہ اپنے

حوض کو درست کر رہا ہو گا اور اس میں سے پانی بھی نہ پیا ہو گا اور قیامت اس طرح قائم ہو جائے گی کہ اس نے اپنا لقمہ منہ کی طرف اٹھایا ہو گا اور ابھی اسے کھایا بھی نہ ہو گا۔

مسند احمد بن حنبل میں آقا علیہ السلام کا فرمان ہے کہ

عن طارق ابن شهابؓ قال: قال رسول الله ﷺ : ان بين يدى الساعة تسليمالخاصة وفشوا التجارةحتى تعين المرءة زوجها على التجارةو قطع الارحامو شهادة الزورو كتمان شهادة الحقو ظهور القلم۔[41]

حضرت طارق بن شہابؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت سے پہلے یہ نشانیاں ظاہر ہوں گی: جان پہچان کے لوگوں کو سلام کہنا، تجارت کا عام ہونا حتی کہ عورت تجارت میں اپنے شوہر کی مددگار ہو گی، قطع رحمی، جھوٹی گواہی دینا، سچی گواہی کو چھپانا، اور قلم کا ظاہر ہونا۔

عن عبدالله بن عمروؓقال: قال رسول الله ﷺ : ان الله لا يحب الفحش والتفحش او يبغض الفاحش والمتفحش ولا تقوم الساعة حتى يظهر الفحش و التفاحش و قطيعة الرحم و سوء المجاورةو حتى يئوتمن الخاءن و يخون الامين۔[42]

حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالی بے حیائی اور فحش گو کو پسند نہیں کرتا آپ ﷺ نے یوں فرمایا کہ اللہ تعالی بے حیا اور فحش گو سے بغض رکھتا ہے قیامت قائم نہیں ہو گی یہاں تک کہ بے حیائی اور فحش گوئی عام ہو، قطع رحمی کی جائے، ہمسایہ سے برا سلوک کیا جائے، خائن کو امانت دار کہا جائے اور امانت دار کو خائن کہا جائے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور ارشاد گرامی ہے کہ

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكُونَ أَسْعَدَ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ ابْنُ لُكَعٍ۔[43]

حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک دنیا کے اعتبار سے سب سے بڑا خوش نصیب اسے سمجھا جائے گا جو خاندانی کمینہ احمق ہو گا۔

اسی طرح بخاری شریف میں حدیث مبارکہ ہے کہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ""إِذَا ضُيِّعَتِ الْأَمَانَةُ، فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ""، قَالَ: كَيْفَ إِضَاعَتُهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ""إِذَا أُسْنِدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ۔[44]

حضرت ابو ھریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب امانت ضائع کی جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔'' پوچھا: یارسول اللہ! امانت کس طرح ضائع کی جائے گی؟ فرمایا ''جب کام نااہل لوگوں کے سپرد کردیئے جائیں تو قیامت کا انتظار کرو۔

درج بالا احادیث سے یہ نتیجہ سامنے آتا ہے کہ فتنہ کا اطلاق درج ذیل جرائم پر ہوتا ہے:

۱۔ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، زمانہ قریب آجائے گا یعنی وقت بڑی جلدی سے گزرے گا اور زمانے سے برکت اٹھ جائے گی.

۲۔ وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ، عمل کم ہو جائے گا

۳۔ وَيُلْقَى الشُّحُّ، دلوں میں بخیلی ڈال دی جائے گی یعنی لالچ بڑھ جائے گا

۴۔ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ، ھرج یعنی قتل عام ہو جائے گا

۵۔ لَأَيَّامًا يَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ، ایسے دن ہوں گے جن میں جہالت اترے پڑے گی

۶۔ وَيُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ، علم اٹھالیا جائے گا۔

۷۔ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ، یعنی یاجوج ماجوج کی دیواریں جو سوراخ ہوا ہے (وہ پھیل) جائے گا

۸۔ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ، جب برائی بڑھ جائے گی۔

۹۔ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ، یعنی بہت سی دنیا میں باریک کپڑے پہننے والیاں آخرت میں ننگی ہوں گی۔

۱۰۔ وَتَكْثُرَ الزَّلَازِلُ، زلزلوں کی کثرت ہوگی

۱۱۔ وَحَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ، تمہارے پاس مال کی کثرت ہو جائے گی۔

۱۲۔ وَحَتَّى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِي الْبُنْيَانِ، لوگ بڑی بڑی عمارتوں پر آپس میں فخر کریں گے۔

۱۳۔ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ، فَيَقُولُ: يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ،ایک شخص دوسرے کی قبر سے گزرے گا اور کہے گا کہ کاش میں بھی اسی جگہ ہوتا۔

۱۴۔ وَحَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، سورج مغرب سے نکلے گا۔

۱۵۔ تسليم الخاصة، جان پہچان والے کو سلام کیا جائے گا۔

۱۶۔ وفشوا التجارة حتى تعين المرءة زوجها على التجارة، تجارت کا عام ہونا حتی کہ عورت تجارت میں اپنے شوہر کی مددگار ہوگی،

۱۷۔ و قطع الارحام، قطع رحمی پائی جائے گی۔

۱۸۔ و شهادة الزور، جھوٹی گواہی دی جائے گی۔

۱۹۔ و كتمان شهادة الحق، سچی گواہی کو چھپایا جائے گا۔

۲۰۔ يظهر الفحش و التفاحش، بے حیائی اور فحش گوئی عام ہو جائے گی۔

۲۱۔ و سوء المجاورة، ہمسایہ سے برا سلوک کیا جائے گا۔

۲۲۔ وحتى يئوتمن الخاءئن و يخون الامين، خائن کو امانت دار کہا جائے اور امانت دار کو خائن کہا جائے گا۔

۲۳۔ حَتَّى يَكُونَ أَسْعَدَ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ ابْنُ لُكَعٍ، دنیا کے اعتبار سے سب سے بڑا خوش نصیب اسے سمجھا جائے گا جو خاندانی کمینہ احمق ہوگا۔

۲۴۔ إِذَا أُسْنِدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ، جب کام نااہل لوگوں کے سپرد کر دیئے جائیں گے تو قیامت کا انتظار کرو۔

خلاصہ بحث

اس تحقیق سے اخذ ہوتا ہے کہ اہل لغت کے مطابق فساد اور فتنہ کے الفاظ ہم معنٰی ہیں جیسا کہ اردو ادب میں فساد بدعنوانی، تباہی، خرابی، بگاڑ، شرارت اور لڑائی کرنے کا نام ہے۔ عربی ادب میں لغوی اعتبار سے لفظ فساد اصلاح کی ضد ہے اور اس کا معنٰی خراب کرنا، بگاڑنا، ظلم کرنا، لڑائی کرنا، قطع تعلقی کرنا، بدعنوانی کرنا ہے۔ فتنہ کے معنی آزمائش، امتحان، آفت، دنگا فساد، ہنگامہ، دُکھ دینا، افکار کی تبدیلی، عذاب دینا اور حق سے گمراہ کرنا کے ہیں۔ غرضیکہ اگر آدمی کا تعلق

اللہ تعالیٰ، دوسری مخلوق خدا، اپنے ساتھ اور دنیاوی معاملات میں اسلامی تعلیمات کے مطابق نہیں ہے تو اس کا نام فتنہ و فساد ہے باالفاظ دیگر اسلامی تعلیمات اور قانون خداوندی کی نافرمانی کو فتنہ و فساد سے تعبیر کیا جائے گا۔ حدیث نبوی ﷺ میں فتنہ و فساد کا اطلاق مختلف جرائم پر کیا گیا ہے جن میں قتل و غارت، چوری، حرابہ، دھوکہ دہی، قطع رحمی، جھوٹی گواہی، بے حیائی و فحش گوئی، امانت میں خیانت، فتنہ انگیزی، افراتفری کا پھیلاؤ وغیرہ جیسے شنیع جرائم شامل ہیں مقتدر طبقہ کی ذمہ داری ہے کہ ایسے جرائم کے تدارک کے لیے موءثر اقدامات کرے تاکہ معاشرہ امن و سلامتی کا گہوارہ بن سکے۔

حوالہ جات وحواشی

1 فیروز آبادی، محمد بن یعقوب، (قاموس المحیط، دارالحدیث، قاھرہ، ۲۰۰۸)، فصل الفاء، بذیل مادہ فسد، ص ۱۲۴۶۔

2 الجوہری، اسماعیل بن حماد، الصحاح تاج اللغۃ و صحاح العربیۃ، تحقیق (محمد تامر)، دارالحدیث، القاہرۃ، ۲۰۰۹، بذیل مادہ فسد، ص ۸۸۸۔

3 معجم الوسیط، باب الفاء، بذیل مادہ فتن، ص ۶۷۳۔

4 اصفہانی، راغب، مفردات القرآن، بذیل مادہ فتن۔

5 ابن منظور، لسان العرب، مکتبہ نور، دار المعارف، ج ۵، بذیل مادہ فتن، ص ۳۳۴۵

6 ابن ماجہ، سنن، ح ۳۹۸۴۔

7 احمد بن حنبل، المسند، ح ۵۴۸۰۔

8 البانی، ناصر الدین، الموسوعۃ الحدیثیۃ، شرح الصحیح المسند، ح ۱۰۵۴، رقم شرح الحدیث ۱۵۴۴۷۔

9 ابوداؤد، السنن، کتاب الفتن ودلائلھا، باب ذکر الفتن، ح ۴۲۴۲۔

10 صحیح بخاری، کتاب الجھاد والسیر، ح ۳۰۱۸۔

11 صحیح المسلم، باب صلۃ رحم، ح ۶۵۱۸۔

12 صحیح بخاری، کتاب الایمان، ح ۵۲۔

13 ابوداود، سنن، کتاب الطلاق، ح ۲۱۷۵۔

14 أبوداود سلیمان بن الأشعث، سنن، المکتبۃ العصریۃ، بیروت، لبنان، بَابٌ فِيمَنْ خَبَّبَ امْرَأَةً عَلَى زَوْجِهَا، ح ۲۱۷۵۔

15 الجوھری، اسماعیل بنحماد، الصحاح تاج اللغۃ، دار الحدیث، القاھرہ، ۲۰۰۹، حرف الفاء، بذیل مادہ فتن ص ۸۷۰۔

16 جرجانی، علی بن محمد، سید، معجم التعریفات، دار الفضیلۃ، القاھرۃ مصر، باب الفاء، بذیل مادہ فتن، ص ۱۳۸۔

17 ابن منظور، اللسان العرب، حرف النون، فصل الفاء، سن۔

18 الازدی، علی بن الحسن، المنجد فی اللغۃ، عالم الکتب، القاھرۃ، سن، فصل الفاء، ج ۱، ص ۲۸۲۔

19 معجم الوسیط، باب الفاء، بذیل مادہ فتن، ص ۶۷۳۔

20 اصفہانی، راغب، مفردات القرآن، بذیل مادہ فتن۔

21 التبریزی، محمد بن عبداللہ، ولی الدین، مشکوۃ المصابیح، مترجم، محمد عبد الاول غزنوی، مکتبہ محمدیہ، لاہور، ۲۰۱۲، ج ۴، کتاب الفتن، ص ۲۹۳۔

22 دائرۃ المعارف اردو، بذیل لفظ فتنہ، ص ۱۶۶۔

23 متقی، علی، علاء الدین، کنز العمال، ج ۱۰، ح ۲۹۱۳۱، ص ۲۱۴۔

24 صحیح المسلم (المقدمہ)، ح ۹۔

25 صحیح بخاری، کتاب الفتن، ح ۷۰۶۰۔

26 ایضا، ح ۷۰۸۱۔

27 صحیح بخاری، ح ۷۰۹۳۔

28 البانی، الموسوعۃ الحدیثیۃ، شرح صحیح البخاری، ح ۷۰۹۳، شرح الحدیث ۲۹۶۲۔

29 سنن ترمذی، ح ۲۱۹۵۔

30 صحیح بخاری، کتاب العلم، ح ۸۵۔

31 البانی، ناصر الدین، صحیح الجامع الصغیر، المترجم، زھیر الشاویش، المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، ۱۴۰۸ھ، ج ۷، ح ۶، ص ۲۲۶۔

32 ابن ماجہ، کتاب الفتن، ح ۴۰۵۵۔

33 ابن ماجہ، کتاب الفتن، ح ۴۰۴۳۔

34 صحیح بخاری، کتاب الفتن، ح ۷۰۶۸

35 صحیح بخاری، کتاب الفتن، ح ۷۰۶۱۔

36 صحیح بخاری، کتاب الفتن، ح۷۰۶۲۔

37 صحیح بخاری، کتاب الفتن، ح۷۰۵۹۔

38 صحیح بخاری، کتاب الفتن، ح۷۰۶۹۔

39 سنن ترمذی، ح۲۷۸۰۔

40 صحیح بخاری، کتاب الفتن، ح۷۱۲۱۔

41 احمد بن حنبل، المسند، کتاب اشراط الساعۃ، موءلفہ خالد بن ناصر، جز اول، ح۳۸۶۹۔

42 ایضا، ح۶۵۱۱۔

43 ترمذی، سنن، کتاب الفتن، ح۲۲۰۹۔

44 صحیح بخاری، کتاب الرقاق، ح۶۴۹۶۔